رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُل اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَشَاءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عسیٰ اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانیکے دن

دُنیا میں ایک نبی آیا پر دُنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کردیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری اُمور کے متعلق خط و کتابت بنام مینجر ہو

فہرست مضامین

مدینۃ المسیح ۔ نامۂ صادق ۔ اخبار احمدیہ صـ۱
نظم (اعتذار تائب) ۔ سوال و جواب صـ۲
ولایت میں احمدیہ مسجد کے متعلق
حضرت خلیفۃ المسیح کا ارشاد } صـ۳
آریہ سماج کے پروگرام میں تبدیلی
دنیا کی ظالم ترین قوم } صـ۵
خطبہ جمعہ (لنڈن میں مسجد احمدیہ) صـ۶
ہندوستانیوں کیلئے ایک نادر موقعہ صـ۸
مینجر الفضل کی گذارش صـ۱۰
اشتہارات صـ۱۱
یورپ و ہندوستان کی خبریں صـ۱۲

ایڈیٹر ۔ غلام نبی ٭ اسسٹنٹ مہر محمد خان۔

جلد ۷ | ۲۲ ۔ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء | پنجشنبہ | مطابق ۲۹ ۔ ربیع الثانی سنہ ۱۳۳۸ھ | نمبر ۵۴

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز بخیریت ہیں معاصر الحکم نے اپنا ایک "خاص نمبر" ۲۴ صفحہ پر نکالا ہے جسمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق مختلف رنگ کے مضامین شایع کئے گئے ہیں کاغذ بہت اچھا لگایا گیا ہے۔ لیکن افسوس کہ کتابت کی غلطیوں کی طرف توجہ نہیں کی گئی جس سے مضامین نویسوں کے بعض فقرات کا مطلب کچھ کا کچھ بنگیا ہے تاہم یہ ایک مفید کوشش ہے اور اگر ہماری جماعت توجہ کرے تو آیندہ زیادہ عمدگی کیساتھ سرانجام دیجا سکتی ہے۔ امسال ڈسٹرکٹ ٹورنمنٹ میں جو بٹالہ ہوا تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان کی ٹیم نے تمام ضلع کے سکولوں کی ٹیموں سے فٹ بال میں

نامۂ صادق

(لنڈن ۔ ۳ ۔ دسمبر سنہ ۱۹۱۹ء)

برادران کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ صاحبان کی دُعاؤں سے عاجز کی آنکھیں بہت اچھی ہیں برادران نیر و سیال بخیریت کام میں مصروف ہیں۔ صرف ہمارے واقفوں میں ہی نہیں بلکہ اور نئے لوگوں میں بھی تبلیغ کا سلسلہ جاری ہے۔ جنمیں سے بعض مسلمان بھی ہو چکے ہیں۔ عزیز قاضی عبد اللہ صاحب بخیریت وطن پہنچے ہونگے۔ قریباً چار سال انہوں نے جانفشانی سے یہاں کام کیا ہے۔ میرے خیال میں ان کو چھ ماہ آرام کرنا چاہئے میری ان کی رفاقت کے زمانہ میں جسقدر کام ہوا ہے۔ اسکی رپورٹیں شائع ہوتی رہیں۔ اس سارے کام میں بلحاظ تبلیغ توجہ محنت۔ تحریر۔ تقریر۔ اشاعت لٹریچر۔ غرض ہر بات میں قاضی صاحب کا حصہ عاجز کی نسبت بہت زیادہ رہا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ عاجز اب افریقہ جائیگا یا امریکہ۔ کہیں بھی جانا ہو۔ آپکی رضامندی کے واسطے ہو۔ احباب کرام کی دُعاؤں کا محتاج اور طلب گار ہوں۔

آپ سب کا دعاگو۔ محمد صادق عفا اللہ عنہ۔

اخبار احمدیہ

مالابار کے دو نکاح

برادر ابن حامد احمدی کنانور سے لکھتے ہیں۔ مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر نے برادر ایم محمد صاحب ولد جناب حکیم عبد الرحمٰن صاحب احمدی کا نکاح آمنہ بی بی دختر جناب پی محمد کنجی احمدی سے بالعوض ایک سو ایک روپیہ مہر اور برادر محی الدین کنجی صاحب

م کا سیمپ جیتا

احمدی بن احمد صاحب کٹی (غیر احمدی متوفی) کا نکاح مریم بنت عبد القادر (غیر احمدی متوفی) سے ۱۵ روپیہ مہر پر پڑھا اللہ تعالےٰ جانبین کیلئے مبارک کرے ؎

دکن کے معزز نومبایعین اس سال جماعت حیدر آباد دکن کے ذریعہ مولوی حافظ عبد العلی صاحب مولوی فاضل وکیل ہائیکورٹ وجناب سیٹھ سید جعفر صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح کے ہاتھ پر بیعت کی ۔

درخواست دعا سید بیر بسمل صاحب احمدی ساکن فاگنی بیمار ہیں ۔ ان کی صحت کے لئے اور سید ابو الفضل محمد عبد المنعم صاحب حاجی پور کتک ایک امتحان میں شامل ہونیوالے ہیں ۔ اور طلبا ٹریننگ کلاس قادیان کا امتحان عنقریب ہو گا ۔ ان کی درخواست ہے کہ ان کے کامیاب ہونے کے لئے دعا کی جائے ۔

نماز جنازہ سردار شمشیر بہادر خان صاحب احمدی قیصرانی پسر سردار امام بخش خان صاحب تمندار قیصرانی اور غلام قادر صاحب چک نمبر ۹۹ شمالی علاقہ سرگودھا اور خدیجہ خاتون بنت مولوی شہامت حسین صاحب وکیل بھاگلپور زوجہ مولوی عبد الحی صاحب بھاگلپور فوت ہوگئی ہیں ۔ انا للہ وانا الیہ راجعون ۔ احباب مرحومین کی نماز جنازہ پڑھیں ۔ اللّٰھم اغفرلھم وادخلھم فی الجنۃ ۔

تبلیغی سکرٹری (۱) محمد عبد اللہ صاحب ۔ نوشہرہ
(۲) عبد العزیز صاحب ۔ اجمیر
رحیم بخش ۔ ناظر تالیف واشاعت قادیان

دو چھتریاں مسجد نور میں دو چھتریاں جن پر فاختائی کپڑا چڑھا ہوا ہے ۔ اور کناروں پر سیاہ رنگ دھاری ہوئی ابلقی حاشیہ کے طور پر ہاتھ کی بنائی ہوئی پڑی ہوئی تھیں یہ خاص ہے چھتریوں کا ۔ دو مرتبہ میر قاسم علی صاحب نے اس جلسہ میں بآواز بلند اعلان فرمایا تھا ۔ ہنوز نہیں ملیں ۔ اگر کوئی بھائی غلطی سے لیگئے ہوں یا کسی کے پاس اسکو دیکھیں ۔ تو اس سے وصول کر کے قادیان نہیں بھیجدیں تاکہ وہ کسی بھائی کے ذریعہ میرٹھ آ جائیں اس لئے کہ ایسی حاشیہ دار چھتریاں نہیں ہوتی ہیں ؎

ناچیز محمد صدیق احمدی منصرم عدالت کیپ میرٹھ

نظم

اعتذارِ ثاقب

مکرم ثاقب صاحب اس دفعہ سالانہ جلسہ پر آکر اپنے پُر جوش کلام سے احباب کو محظوظ نہ فرما سکے ۔ جس کا جلسہ پر آنے والوں کو بہت افسوس ہوا ۔ اور ثاقب صاحب کے خط سے معلوم ہوا ہے ۔ کہ انہیں بھی نہ آسکنے کا رنج اور افسوس کم نہیں ہوا ۔ چنانچہ اعتذار ثاقب کے عنوان سے حسب ذیل نظم جو انہوں نے لکھ کر بھیجی ہے اس سے ان کی دلی کیفیت کا اندازہ ہو سکتا ہے ۔

(ایڈیٹر)

اَب کے جلسہ میں تنِ زار کا جانا نہ ہوا
کچھ کے اشعار رواں پڑھ کے سنانا نہ ہوا

منفعل ہوں کہ حضوری میں نہ پہونچا طالع
ہائے اخلاص سے اُوٹھکر یہ روانہ نہ ہوا

ناتوانی کا بُرا ہو کہ مجھے روک لیا
اس سے بڑھ کر تو قوی کوئی بہانہ نہ ہوا

چاہتا تھا مَیں چلوں پر یہ مچلتا ہی رہا
دل یہ بیٹھا کہ کسی طرح اُٹھانا نہ ہوا

خوش نصیب آکے اُٹھا لیگئے صد خرمن علم
دل ناداں کے نصیب ایک بھی دانہ نہ ہوا

اپنی اس صورت مذموم پہ میں روتا ہوں
سامنے جلوۂ محمودؔ زمانہ نہ ہوا

یاد فرمایا کہ جلسہ میں چلے آؤ ضرور
ہائے ناکامیٔ دل پھول کے جانا نہ ہوا

آج کل میں گئے تعطیل کے ایام گذر
ہوش میں آکے گئے وقت کا لانا نہ ہوا

کی یہ پیچیدہ خیالات نے اُلجھن پیدا
طرۂ نظم خیالات میں شانہ نہ ہوا

کس طرح منزل مقصود پہ میں پہنچونگا
مہرباں مجھ پہ جو تو خالق دانا نہ ہوا

کون کہتا ہے کہ میں شومیٔ ایام سے اب
طعنۂ بزم احبّا کا نشانہ نہ ہوا

اُف رے بیتابیٔ دل بزم کہاں سے لاؤں
نظم کا بزم طریقت میں سنانا نہ ہوا

رقص میں کس کو دکھاؤں میں اداپوں کیا کیا
نعرۂ عشق کا احباب میں گانا نہ ہوا

اَب تو میں غرق عرق فرط ندامت سے ہوں
اپنا جب بحر طریقت میں نہانا نہ ہوا

شاعری آئے گی کس کام پہ اپنی ثاقب
یار اکمل کی طرح اپنا ترانہ نہ ہوا

سوال و جواب

(۱) زید گورنمنٹ کا ملازم ہے اور اپنی تنخواہ کے علاوہ بالائی آمدنی پیدا کرتا ہے ۔ کیا بالائی آمدنی اسپر حرام ہے یا حلال ؟

(۲) بالائی آمدنی کی زکوٰۃ نکالنی جائز ہے یا نہیں ؟

(۳) زید نے بکر کو کہا کہ مجھے چندہ برائے خدا ایک انجمن کیلئے مبلغ عہ روپیہ دو ۔ بکر نے جواب دیا ۔ کہ فی الوقت میں چندہ نہیں دیتا ۔ ہاں اگر تم مجھ کو قرض حسنہ پندرہ بیس یوم کے لئے دیدو ۔ تو مَیں اپنی حاجت پوری کر کے پندرہ بیس یوم کے بعد برائے خدا چندہ دو روپے دینے کو تیار ہوں

(ایک غیر احمدی)

جواب

(۱) اگر اس آمدنی کے حاصل کرنے کے لئے گورنمنٹ کی طرف سے ممانعت نہیں ۔ اور نہ یہ رشوت ہے ۔ کہ جس سے کسی کی حق تلفی ہو ۔ ایسی آمدنی جائز ہے ۔ کیونکہ وہ یا تجارت سے ہو گی یا ہبہ سے اور یہ ہر دو جائز ہے ؎

(۲) اگر یہ بالائی آمدنی جائز وسائل سے جمع کیگئی ہے اور مقدار نصاب پر پہنچنے کے بعد اگر سال گذرے ۔ تو اسپر زکوٰۃ فرض ہے ۔

(۳) قرضہ پر سود لینا منع ہے ۔ اگر کوئی شخص للہ دینے کا وعدہ کرے ۔ تو اللہ کو دینا سود نہیں ہے ۔ کیونکہ قرض دینے والا اس سے مطالبہ نہیں کر سکتا ۔ اور نہ اسکے دینے پر مجبور کر سکتا ہے ۔ ہاں اس عہد کے متعلق جو اس نے خدا کے متعلق کیا ہے ۔ خدا تعالیٰ خود ہی اس سے پوچھے گا ؎

المفتی حافظ روشن علی بقلم عطا محمد قادیانی ؎

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان - ۲۲ جنوری سنہ ۱۹۲۰ء

ولایت میں احمدیہ مسجد کے متعلق

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کا ارشاد

برادران! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ولایت کی تبلیغ کا کام اللہ تعالےٰ کے فضل سے جس عمدگی اور کامیابی کے ساتھ ہو رہا ہے وہ آپ لوگوں سے پوشیدہ نہیں۔ کیونکہ ہمیشہ اس کام کے متعلق رپورٹیں شایع ہوتی رہتی ہیں۔ جس وقت سے یہ کام شروع کیا گیا ہے۔ ہمارے ولایت کے مبلغین برابر اس امر پر زور دیتے رہتے ہیں کہ اسوقت تک یہ کام کماحقہ نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اپنی مسجد نہو اور اپنا مکان نہو۔ کیونکہ مسجد نہ ہونے سے لوگوں کی توجہ ہمارے کام کی طرف منتقل نہیں ہوتی۔ اور وہ ہمارے کام کو ایک مذہبی تبلیغ نہیں۔ بلکہ ایک پُراسرار تحریک خیال کرتے ہیں۔ اور مکان اپنے نہ ہونے کے سبب سے جلدی جلدی نقل مکانی کرنی پڑتی ہے۔ جس کے باعث تبلیغ کا خاص مرکز قائم نہیں ہو سکتا۔ ہمارے مبلغین کی یہ درخواست واقعی قابل توجہ ہے۔ مگر میرے نزدیک اپنی مسجد کے بنوانے کی سب سے بڑی ضرورت یہ ہے۔ کہ کچھ خاص برکات ہیں۔ جو بغیر مسجد کے حاصل نہیں ہوتیں۔ پس ان کے حاصل کرنے کے لئے مسجد کی تعمیر نہایت ضروری ہے اور یہ موقعہ اس کام کے لئے سب سے بہتر ہے کیونکہ اسوقت پونڈ کی قیمت گری ہوئی ہے۔ اور ہم اگر یہاں سے دس روپے بھیجیں۔ تو ولایت میں اس کے بدلہ میں ایک پاؤنڈ مل جاتا ہے۔ گویا اسوقت روپیہ بھیجنے سے ہمیں ڈیوڑھا روپیہ ملنے کی اُمید ہے

پس ان تمام امور کو مدنظر رکھ کر میں نے فیصلہ کیا ہے کہ اسی ماہ میں ایک معقول رقم جس کا اندازہ تیس ہزار کیا جاتا ہے۔ مسجد لنڈن کے لئے یہاں سے بھجوا دی جائے۔ جو امید ہے۔ کہ وہاں پچاس ہزار کے قریب ہو جاوے گی۔ اور اس سے ایک گذارہ کے قابل مسجد اور مختصر مکان بن سکیگا۔ اور میں اس اعلان کے ذریعہ تمام احمدی احباب کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ جلد اس رقم کو پورا کرنے کی کوشش کریں۔ اور اپنے اپنے چندے فوراً بھجوا دیں۔ تاکہ اسی ماہ ولایت روانہ کئے جا سکیں۔ گو اس قدر رقم کا اسقدر قلیل عرصہ میں ہماری جماعت کی حیثیت کو مدنظر رکھتے ہوئے جمع ہونا بادی النظر میں مشکل معلوم ہوتا ہے خصوصاً جبکہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ ہماری جماعت کے لوگ ایک کثیر رقم ماہواری چندہ کے طور پر ادا کرتے ہیں لیکن اس جماعت کے اخلاص اور اس کام کی اہمیت کو دیکھتے ہوئے میں یقین رکھتا ہوں کہ ہماری جماعت کے مرد اور عورتیں اس کار خیر کو پورا کرنے میں دلی جوش سے قدم بڑھائینگے۔ اور اس امر کو ثابت کر دینگے۔ کہ خدا تعالےٰ کی برگزیدہ جماعتیں جب کبھی کام کے لئے ارادہ کر لیتی ہیں۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضل سے اس کو کر کے چھوڑتی ہیں۔ مؤمن کے اخلاص اور اس کے عزم کے سامنے دنیا کی کوئی مشکل نہیں ٹھیر سکتی۔ اور پہاڑ بھی اس کے سامنے کائی کی طرح اُڑ جاتے ہیں۔ اور دریا پایاب ہو جاتے ہیں۔ پس اے جماعت احمدیہ کے احباب تم اس کام کے لئے عزم کرلو۔ اور پختہ ارادہ کے ساتھ اس کے لئے اٹھو اور پھر خدا تعالیٰ کی قدرت کا تماشہ دیکھو۔ کہ وہ کس طرح تمہاری مدد کرتا ہے۔ کیونکہ یہ کام درحقیقت خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ اور تم صرف ایک ہتھیار ہو۔ جسے زبردست ہستی نے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا ہے ؀

مَیں اس موقعہ پر ان احباب کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ جن کو خدا تعالےٰ نے صاحب ثروت کیا ہے وہ اس امر کو دیکھیں کہ ان کے دوسرے بھائی جو ابھی حق کے پانے سے محروم ہیں۔ کس طرح نام ونمود کی غرض سے دس دس بیس بیس ہزار روپیہ خرچ کر کے ایسے مقامات پر مساجد تیار کراتے ہیں۔ جہاں مساجد کی ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ اور خدا تعالیٰ کی خوشنودی اور رضا کے حصول اور اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ان سے بڑھ کر نہیں۔ تو ان کے برابر تو ہمت دکھائیں۔ مگر نہیں یہ ایک مایوسی کا کلمہ ہے۔ اور مؤمن مایوس نہیں ہوتا۔ میں یہی کہوں گا۔ کہ بہرحال وہ ان سے بڑھکر ہمت دکھائیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضلوں اور آیندہ آنے والی نسلوں کی دعاؤں کے مستحق بنیں۔ وہ یاد رکھیں۔ انگلستان وہ مقام ہے۔ جو صدیوں سے تثلیث پرستی کا مرکز بن رہا ہے۔ اور اسمیں ایک ایسی مسجد کی تعمیر جس پر سے پانچ وقت لا الٰہ الا اللہ کی صدا بلند ہو۔ کوئی معمولی کام نہیں ہے۔ یہ ایک ایسا عظیم الشان کام ہے۔ جس کے نیک ثمرات نسلاً بعد نسلٍ پیدا ہوتے رہینگے۔ اور تاریخیں اس کی یاد کو تازہ رکھینگی۔ وہ مسجد ایک نقطۂ مرکزی ہوگی۔ جسمیں سے نورانی شعاعیں نکل کر تمام انگلستان کو منور کر دینگی۔ بے شک اس سے پہلے بھی وہاں ایک مسجد قائم ہے۔ مگر وہ ایسے وقت میں بنائی گئی تھی۔ جبکہ اس مسجد کی ضرورت نہ تھی۔ اور صرف اسلام کا نشان قائم کرنے کے لئے اُسے تیار کیا گیا تھا۔ مگر یہ مسجد ضرورت پڑنے پر تعمیر ہوگی۔ پس یہی مسجد پہلی مسجد کہلانے کی مستحق ہے۔ کیونکہ اس کی تعمیر کے پہلے دن سے ہی اس پر لا الٰہ الا اللہ کا نعرہ بلند ہونا شروع ہو جائیگا۔ جبکہ پہلی مسجد سالہا سال تک مقفل اور بند رہی ہے۔ پس اے صاحب ثروت احباب بلند حوصلگی سے اُٹھو۔ اور ہمیشہ کے لئے ایک نیک یادگار چھوڑ دو۔ تا ابدی زندگی میں اس کے نیک ثمرات پاؤ۔ وہ ثمرات جن کی لذت کا اندازہ انسانی دماغ کر ہی نہیں سکتا۔ اور یاد رکھو کہ غرباء ہزاروں طریق سے خدمت دین کر کے ثواب کماتے ہیں۔ اور اس کام میں بھی وہ اپنے ذرائع کے مطابق یہی کوشش کرینگے۔ کہ اپنے امیر بھائیوں سے آگے نکل جاویں۔ کیونکہ وہ خدمات دین کرتے کرتے بوجھ

اٹھانے کے عادی ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالےٰ تمام احمدی احباب کے قلوب کو کھولدے۔ اور ان کے حوصلوں اور ذرائع کو وسیع کردے۔ اور اس کام کے بہت جلد تکمیل کو پہنچنے کے سامان پیدا کردے۔ اللھم آمین ثم آمین۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

خاکسار

مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی۔ تحریر ۶ - جنوری ۱۹۲۰ء

مکرر یہ کہ میں اس حد تک لکھ چکا تھا کہ میں نے قادیان کے احباب کو جمع کرکے چندہ کی تحریک کی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ پانچہزار کے قریب چندہ قادیان سے ہی ہو گیا۔ دوسرے دن پھر عورتوں اور مردوں میں تحریک کی۔ تو چندہ کی مقدار گیارہ ہزار سے بھی بڑھ گئی۔ اور بارہ ہزار کے قریب پہنچ گئی۔ جسمیں سے سات ہزار وصول بھی ہو چکا ہے۔ اور باقی بھی بہت جلد وصول ہو جائیگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ اس غریب جماعت سے اسقدر چندہ کی وصولی خاص تائید الٰہی کے بغیر نہیں ہوسکتی تھی۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اس چندہ کے ساتھ شامل ہے۔ ان دنوں میں قادیان کے لوگوں کا جوش و خروش دیکھنے کے قابل تھا۔ اور اس کا وہی لوگ ٹھیک اندازہ کرسکتے ہیں جنہوں نے اس کو آنکھوں سے دیکھا ہو۔ اخلاص تو نیا نہیں پیدا ہوتا۔ وہ تو دل میں پہلے سے ہوتا ہے مگر اس کے اظہار کا یہ ایک خاص موقعہ تھا۔ اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ قادیان کے احمدیوں کا اخلاص ابلنے کے درجہ پر پہلے سے پہنچا ہوا تھا۔ اور صرف بہانہ ڈھونڈ رہا تھا۔ اور مرد اور عورت اور بچے سب ایک خاص نشہ محبت میں چور نظر آتے تھے۔ عورتوں کا ہی چندہ دو ہزار سے بڑھ گیا۔ اور قریباً سب کا سب فوراً وصول ہو گیا۔ کئی عورتوں نے اپنے زیور اتار دئے۔ اور بہتوں نے ایک دفعہ چندہ دیکر پھر دوبارہ جوش آنے پر اپنے بچوں کی طرف سے چندہ دینا شروع کیا۔ اور پھر بھی جوش کو دبتا نہ دیکھ کر اپنے وفات یافتہ رشتہ داروں کے نام سے چندہ دیا۔ بچوں کے جوش کا یہ حال تھا کہ ایک بچے نے جو ایک غریب اور محنتی آدمی کا بیٹا ہے۔ مجھے ساڑھے تیرہ روپیے بھیجے۔ کہ مجھے جو پیسے خرچ کرنے کے لئے ملتے تھے۔ ان کو میں جمع کرتا رہتا تھا۔ وہ میں سب کے سب اس چندہ کے لئے دیتا ہوں نہ معلوم کن کن امنگوں کے ماتحت اس بچہ نے وہ پیسے جمع کئے ہونگے۔ لیکن اس کے مذہبی جوش نے خدا کی راہ میں ان پیسوں کے ساتھ ان امنگوں کو بھی قربان کروا دیا۔ انبتہ اللہ نباتا حسنًا۔ مدرسہ احمدیہ کے غریب طالب علموں نے جو ایک سو سے بھی کم ہیں اور اکثر ان میں سے وظیفہ خوار ہیں۔ ساڑھے تین سو روپیہ چندہ لکھوایا۔ اور ان کی حالت مالی کو مدنظر رکھ کر کہا جا سکتا ہے۔ کہ انہوں نے کئی ماہ کے لئے اپنی اشد ضروریات کے پورا کرنے سے بھی محرومی اختیار کرلی۔ اسی طرح ٹریننگ کلاس کے طلباء نے جن کی کل تعداد اٹھارہ ہے۔ ساڑھے تین سو روپیہ چندہ لکھوایا۔ مدرسہ ہائی کے بچوں نے چھ سو کے قریب چندہ لکھوایا۔ غرض بچوں نے بھی اس اخلاص کا نمونہ دکھایا۔ جو دوسری اقوام کے بڑوں میں بھی موجود نہیں ہوتا۔

یہ حال جب عورتوں اور بچوں کا تھا۔ جو بوجہ کمی علم یا قلت تجربہ کے دینی ضروریات کا اندازہ پوری طرح نہیں کرسکتے۔ تو مردوں کا کیا حال ہوگا اسے خود قیاس کیا جاسکتا ہے۔ کہ ایک بڑی تعداد ایسے آدمیوں کی تھی۔ جنھوں نے اپنی ماہوار آمدنیوں سے زیادہ چندہ لکھوایا۔ جنمیں سے ایک معقول تعداد ان لوگوں کی تھی۔ جنھوں نے تین تین چار چار گنے چندہ لکھوایا۔ بعض لوگوں کا حال مجھے معلوم ہوا کہ جو کچھ نقد پاس تھا۔ انہوں نے دیدیا۔ اور قرض لیکر کھانے اور پینے کے لئے انتظام کیا۔ ایک صاحب نے جو بوجہ غربت زیادہ رقم چندہ میں داخل نہیں کر سکتے تھے۔ نہایت حسرت سے مجھے لکھا کہ میرے پاس اور تو کچھ نہیں۔ میری دوکان کو نیلام کرکے چندہ میں دیا جاوے۔ گو ان کی اس درخواست کو میں قبول نہیں کرسکتا تھا۔ مگر اس سے اس اخلاص کا پتہ لگتا ہے جو ان کے دلوں میں موجزن تھا۔ بعض لوگوں نے سکنی زمینیں چندہ میں دیدیں۔ غرض بے نظیر قربانی کے ساتھ قادیان کی غریب جماعت نے بارہ ہزار کے قریب روپیہ چندہ لکھوایا۔ اور سب سے عجیب تر بات یہ ہے کہ اسمیں سے اکثر حصہ نقد وصول ہو گیا۔ اور لوگوں نے بجائے آہستہ آہستہ چندہ ادا کرنے کے زیورات وغیرہ فروخت کرکے اپنے وعدے ادا کردیئے۔ اور باقی بھی عنقریب انشاء اللہ وصول ہو جاوینگے۔ جزاھم اللہ خیرا۔

میرا قادیان کے حالات کے بیان کرنے سے جہاں یہ مطلب ہے۔ کہ بیرونجات کے احباب کو تحریک پیدا ہو وہاں میرا یہ بھی منشاء ہے۔ کہ میں اس غلط فہمی کو دور کردوں۔ جو بعض بیرونی جماعتوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ کہ قادیان کے لوگ دینی کاموں میں حصہ نہیں لیتے۔ چنانچہ اسی جلسہ پر مجھ سے ایک شخص نے کہا کہ آپ قادیان کے لوگوں کو باہر نکالیں کہ کچھ کام بھی کریں۔ اور چندہ بھی دیں۔ اور بوجھ نہ بنیں۔ حالانکہ اصل واقعہ یہ ہے۔ کہ چند معذور آدمیوں کے سوا باقی تمام کے تمام احباب قادیان سخت محنت سے اپنی روزی کماتے ہیں۔ اور اپنے فارغ اوقات کو دین کی اشاعت کے لئے صرف کرتے ہیں۔ اور اپنے مالوں میں سے عموماً دوسری جماعتوں کی نسبت زیادہ حصہ خدا کی راہ میں نکالتے ہیں۔ غرض ان کے اموال اور ان کی جانیں خدا کی راہ میں قربان ہو رہی ہیں۔ بارک اللہ ماشاء اللہ۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ کہ اگر انہی کے نقش قدم پر چلکر باہر کی جماعتیں کوشش کریں۔ تو تیس ہزار تو کیا چیز ہے۔ ایک ماہ میں دو لاکھ روپیہ کا جمع ہو جانا بھی کچھ مشکل نہیں۔ کم سے کم وہ لوگ جن کو قادیان کے احمدیوں پر شکوہ ہے۔ ان سے میں امید کرتا ہوں کہ اس موقعہ پر اپنے شکوہ کو عملی طور پر سچا ثابت کرکے دکھائینگے۔ تاکہ ان کے اس گناہ کا بھی کفارہ ہو جاوے۔ جو اپنے بھائیوں پر بدظنی کرکے ان سے سرزد ہوا ہے۔

قادیان کے چندہ کے ساتھ ہی میں احباب کو یہ بھی خوشخبری سناتا ہوں کہ امرتسر اور لاہور کی جماعتوں نے بھی (جو اس بدظنی سے جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے پاک ہیں۔ اور بوجہ قرب اور کثرت تعلقات کے حقیقت سے آگاہ ہیں) خاص ایثار سے کام لیا ہے۔ خصوصاً

امرتسر نے کہ جہاں کی بالکل غریب اور قلیل جماعت ہے دو ہزار سے اوپر چندہ لکھوایا ہے۔ لاہور کا چندہ ابھی ہو رہا ہے۔ لیکن اسوقت تک جو اطلاع ملی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دس ہزار روپیہ سے انشاء اللہ اوپر ہی چندہ ہو جاوے گا فجزاھم اللہ احسن الجزاء ۔

اس رفتار سے میں سمجھتا ہوں۔ کہ گورداسپور، امرتسر اور لاہور اور دوسرے مقامات کے چندے ملکر یہ تیس ہزار کی رقم جس کا میں نے شروع میں اعلان کیا ہے۔ ان تینوں ضلعوں سے ہی پوری ہو جاویگی۔ اور احمدیوں کے اخلاص کو دیکھتے ہوئے میں ڈرتا ہوں۔ کہ اس سے دوسری جماعتوں کو سخت صدمہ ہوگا۔ کیونکہ ایسے اعلیٰ درجہ کے ثواب کا موقعہ انکے ہاتھوں سے نکل جاویگا۔ پس میں اس اعلان کی رقم کو بڑھا کر ایک لاکھ کر دیتا ہوں تاکہ تمام جماعتہائے احمدیہ اپنے اخلاص کا اظہار کر سکیں۔ اور ثواب حاصل کرنے کا موقعہ پاویں اور یہ روپیہ کچھ زیادہ نہیں ہے۔ کیونکہ اگر گورداسپور امرتسر اور لاہور کی جماعتیں تیس ہزار روپیہ جمع کر سکتی ہیں۔ تو بقیہ جماعتوں کے لئے ستر ہزار روپیہ جمع کرنا بہت زیادہ آسان ہے۔ اور اگر ایک ماہ کے اندر یہ جمع ہو جاوے۔ تو ولایت میں یہ رقم قریباً بارہ ہزار پاؤنڈ یا ایک لاکھ اسی ہزار کے قریب ہمیں مل جاویگی جس کو اس طرح استعمال کیا جا سکتا ہے۔ کہ علاوہ مسجد کی تیاری کے اسی رقم سے آیندہ ولایت کی تبلیغ اور امریکہ کی تبلیغ کے اخراجات بھی نکالے جا سکتے ہیں۔ اور جماعت کی آیندہ کوششیں ایشیاء اور افریقہ کی تبلیغ کی طرف منتقل ہو سکتی ہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس رقم کو ہر ایک احمدی اس طرح پورا کرنے کی کوشش کریگا۔ کہ گویا اس کام کا سب بوجھ اسی پر ہے۔ اور اس اکیلے نے ہی اس کام کو کرنا ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ لوگوں کو اس کام کے پورا کرنے کی توفیق دے۔ اور آپ کی ہمتوں کو بلند اور آپ کی نیتوں کو خالص کرے۔ اور آپ کے کاموں میں برکت دے۔ اور اسلام کی شان کو آپ لوگوں کے ہاتھ پر ظاہر کرے۔ اللھم آمین ثم آمین ثم آمین ۔

خاکسار

مرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح الثانی)

آریہ سماج کے پروگرام میں تبدیلی

آریہ سماجی لوگوں نے مذہبی دنیا میں اپنی تند اور تلخ تحریروں اور تقریروں کے ذریعہ جو بدمزگی پیدا کر رکھی ہے۔ وہ سب جانتے ہیں۔ اور ہر مذہب کے بزرگ اور مقدس انسانوں کے متعلق جس قدر ناشائستہ اور رنجیدہ الفاظ ان کی طرف سے استعمال ہوتے رہتے ہیں۔ وہ بھی ظاہر ہیں۔ آریہ صاحبان کے اس طرز عمل کا نتیجہ جو کچھ ہونا چاہیئے تھا وہ ہوا۔ لیکن خوشی کی بات ہے۔ کہ ان دنوں جبکہ ہندو مسلمانوں میں اتفاق اور اتحاد کی ایک لہر چل رہی ہے۔ آریہ صاحبان کو خود اپنے اس طریق کار کو بدلنے کا خیال پیدا ہو رہا ہے۔ چنانچہ کانپور گزٹ اپنے ۱۵۔ جنوری کے پرچہ میں "آریہ سماج اور کھنڈن کی پالیسی" کے زیر عنوان لکھتا ہے کہ:۔

"اسوقت تمام ملک میں ہندو مسلم اتحاد کی لہریں موجزن ہیں۔ ایک دوسرے کے جذبات کا خاص خیال کیا جاتا ہے۔ مذہب کے سوال پر تو اور بھی خاموشی اور چشم پوشی کی جاتی ہے۔ ایسی حالت میں آریہ سماج کا کیا طرز عمل ہونا چاہیئے۔ یہ سوال ہے۔ جو اسوقت خود آریہ سماجیوں اور دیگر تعلیم یافتہ و محبان وطن کے دماغوں میں چکر لگا رہا ہے۔ اس سوال پر اظہار خیالات کرتے ہوئے پنجاب کے مشہور آریہ سماجی پنڈت رام بھجدت جی چودہری نے ایک جلسہ میں فرمایا ہے کہ اب حالات بہت کچھ بدل چکے ہیں۔ اس لئے آریہ صاحبان کو بھی اپنا پروگرام بدلنا پڑیگا۔ اب شاستر ارتھ اور مباحثہ کا وقت نہیں رہا۔ آریہ سماج کو اب تنگ مقصد کو چھوڑ کر وسیع دنیا میں قدم رکھنا ہوگا"

آریہ سماجی حلقہ میں اس خیال کے پیدا ہونے سے صاف ظاہر ہے۔ کہ خود آریہ صاحبان نے تسلیم کر لیا ہے کہ دوسرے مذاہب کی مخالفت کے لئے جو رنگ اور جو طرز انہوں نے اختیار کر رکھا ہے۔ اس سے بجائے کسی قسم کا فائدہ ہونے کے سخت نقصان ہو رہا ہے اور اس کو چھوڑ دینا ہی مناسب ہے۔ لیکن کیا ہم اس موقعہ پر پوچھ سکتے ہیں۔ کہ بانی آریہ سماج کی کتاب ستیارتھ پرکاش میں جو ہر ایک مذہب کے مقدس انسانوں کی نسبت سخت دل آزار الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ اور اس طرح ان مذاہب کے پیروؤں کے دلوں پر چرکے لگائے گئے ہیں۔ ان کا کیا علاج کیا جائیگا۔ ہمارے خیال میں آریہ صاحبان اپنے موجودہ پروگرام کو بدلکر صلح اور آشتی کی پالیسی اختیار کرنے کی خواہ کتنی ہی کوشش کریں۔ اسوقت تک انہیں ہرگز کامیابی نہیں ہوسکیگی۔ جب تک وہ ستیارتھ پرکاش کی راہ نمائی میں چلتے رہینگے۔ کیا ہم اُمید کریں کہ آریہ صاحبان اسوقت جبکہ وہ اپنے پروگرام میں تبدیلی کرنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔ اس بات کو خاص طور پر مدنظر رکھیں گے ۔

دُنیا کی ظالم ترین قوم

روزانہ اخبار حق بلیٹین مورخہ ۱۲۔ جنوری میں "حاجی عبدالکریم کی دلچسپ داستان" کے عنوان سے ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جسمیں حاجی مذکور نے ان مصائب اور مظالم کا ذکر کیا ہے۔ جو دوران جنگ میں ترکوں نے مدینہ وغیرہ کے علاقہ میں مستقل طور پر اقامت گزین لوگوں پر کئے۔ اور جن کا نشانہ حاجی صاحب کو بھی بننا پڑا۔ اور اخیر میں لکھا ہے کہ:۔

"گھر آکر میں جب گذشتہ واقعات پر نظر ڈالتا ہوں تو مجھے ترک دنیا کے ظالم ترین لوگ نظر آتے ہیں میری رائے میں اگر کوئی عربی سلطان اماکن مقدسہ کو تحت میں لے لے۔ تو بہت مناسب ہوگا۔ عرب ترکوں سے سخت متنفر ہیں۔ بعض لوگ جن کو ذاتی واقفیت نہیں۔ ترکوں کو نیک اطوار سمجھتے ہیں۔ میں ذاتی تجربہ کی بنا پر ان کی تردید کرتا ہوں"

ترکوں کے متعلق یہ ایک حاجی صاحب کی رائے ہے جو انہوں نے دس سال کے تجربہ کے بعد قائم کی ہے۔ اس سے ان لوگوں کو ضرور فائدہ اُٹھانا چاہیئے جو ذاتی طور پر ترکوں کے حالات سے واقفیت نہیں رکھتے ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خطبۂ جمعہ

لنڈن میں احمدیہ مسجد

اللہ کے فقیروں کا بادشاہوں پر فتح پانے کا عزم

از حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

فرمودہ ۹- جنوری سنہ ۱۹۲۰ء

حضور نے سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

تمہید اللہ کے فضل اور کرم سے اور اس کی دی ہوئی توفیق سے ہمارا ارادہ ہے - اور جیسا کہ دوستوں کو معلوم ہے - کہ خاص لنڈن میں یا لنڈن کے پاس ایک مسجد تیار کریں - اسکے متعلق آج سے تین دن پہلے مغرب کے بعد میں نے قادیان میں تحریک کی - پھر پرسوں دن میں تمام دوستوں کو باقاعدہ جمع کر کے تحریک کی - چونکہ جمعہ کے روز نواحات سے احمدی دوست جمعہ میں شمولیت کے لئے آتے ہیں - اس لئے میں ان کی اطلاع کے لئے اور نیز ان کی بھی اطلاع کے لئے جنھوں نے پہلے نہ سنا ہو یا سُنا ہو تو پوری واقفیت نہ ہوئی ہو یا پوری واقفیت تو ہوئی ہو - مگر توجہ نہ کی ہو یا توجہ تو کی ہو - مگر مناسب توجہ نہ کی ہو - جس قدر کہ اس کام کے لئے ضروری ہے - ان سب کے لئے آج میں خطبہ جمعہ میں بھی اسی امر کے متعلق توجہ دلاتا ہوں ؛-

ولایت میں کیوں مسجد کی ضرورت ہے ؟ یہ باتیں میں پہلے بتا چکا ہوں کہ ولایت میں احمدیہ مسجد کا بننا ضروری ہے - اور کیوں ضروری ہے ؟ آپ کو معلوم ہے - کہ ... ہم ہزاروں روپیہ خرچ کر رہے ہیں - اسوقت ... کہ وہاں مشن قائم ہوئے - چھ سال ہو چکے ہیں - اندازاً پچاس ہزار روپیہ ہمارا خرچ ہو چکا ہے - اور ہر سال سات آٹھ ہزار روپیہ خرچ ہوتا ہے - اتنے بڑے خرچ کے بعد جب مفاد کا وقت ہو - تو خاص کوشش کی ضرورت ہوتی ہے - اگر اسوقت اس کام سے ہاتھ اٹھا لیا جائے یا اس خرچ ہو چکنے کے بعد جس ضرورت کو پورا کرنے کی وہاں حاجت ہو - اس کو پورا نہ کیا جائے - تو اس کی مثال ایسی ہی ہوگی - کہ کوئی شخص ایک مکان بنانے کی تجویز کرے - پہلے بنیادیں کھودے اور ان کو عمدہ طور پر بھر دے - اور فرش بھی لگا دے اور اونچی دیواریں بھی کھڑی کر دے - مگر ان دیواروں پر چھت نہ ڈالے - تو اس کا نتیجہ یہی ہو گا - کہ وہ دیواریں گر جائینگی - پس جہاں خرچ ہو چکتا ہے اس سے نتائج حاصل کرنے کے وقت خاص قسم کی کوشش اور ہمت کی ضرورت ہوتی ہے - اور ایسی حالت میں جو بھی خرچ ہو وہ کرنا پڑتا ہے - اگر ایسا نہ کیا جائے تو پھر پہلا خرچ بھی ضائع ہو جاتا ہے - اس کی مثال ایسی ہے - کہ ایک زمیندار ایک کھیت تیار کرتا ہے اس میں ہل چلاتا اور سہاگہ پھیرتا ہے - پھر اسمیں بیج ڈالتا ہے - اور مہینوں اسپر محنت کرتا اور پانی دیتا ہے - لیکن ایک وقت آتا ہے - کہ پانی کی ضرورت ہوتی ہے - مگر بارش بند ہو جاتی ہے - ایسی حالت میں زمیندار خرچ کی مطلق پروا نہیں کریگا - بلکہ دوگنا تگنا خرچ کر کے بھی پانی اپنے کھیت کو دلوائیگا - کیونکہ وہ جانتا ہے - کہ اگر اسوقت پانی کھیت کو نہ دیا گیا - تو وہ تمام محنت اور تمام رقم ضائع ہو جائیگی جو اسوقت تک کھیت کی تیاری میں لگ چکی ہے - اگر کوئی ایسا نہ کرے - تو اس کے لئے قرآن کریم میں ایک مثال بیان کی گئی ہے - مثلاً ایک بڑھیا گرمی کے موسم میں سوت کاتتی ہے - اسلئے کہ سردی میں اس سے کپڑے بنائیگی - مگر جب کات کر تیار کر لیتی ہے اور وقت سردی کا آتا ہے - تو بجائے اس سوت کو عمدہ مصرف میں لانے کے قینچی لے کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیتی ہے - پس اسی طرح ہم نے ولایت میں تبلیغ کے لئے روپیہ خرچ کیا ہے ... نیک نتیجہ کے نکلنے کے ان اسباب کا مہیا کرنا ضروری ہو گیا ہے جس سے وہ کام مستحکم اور اس کام کے عمدہ نتائج برآمد ہوں اور اس کیلئے اس ضرورت کو محسوس کیا گیا ہے - کہ لنڈن میں ایک مسجد تیار کی جائے -

لنڈن کفر کا مرکز ہے وہاں اسلام کا مرکز بھی ہونا چاہیئے - علاوہ اس بات کے اور بھی ضروریات ہیں - اوّل یہ کہ وہ کفر کا مرکز ہے - اس کے مقابلہ میں جب تک ہماری وہاں مسجد نہ ہو - کام کامیابی کے ساتھ نہیں ہو سکتا اور یہ درست بات ہے - کہ جہاں مساجد تیار کی جاتی ہیں وہاں اللہ تعالیٰ کی خاص برکتیں نازل ہوتی ہیں - نیز جیسا کہ میں نے بتایا وہاں ابتک جماعت کا جس قدر روپیہ خرچ ہوا ہے - اب ایسے سامانوں کا مہیا نہ کرنا اپنے اس تمام روپیہ کو ضائع کرنا ہے - اور اس کے یہ معنے ہونگے - کہ ہم نے ایک لغو اور بے معنی کام کیا - جو مومن کی شان سے بعید ہے - اور مومن کا مال نہایت قیمتی ہوتا ہے - اس لئے اسکی حفاظت بہت ضروری ہوتی ہے - پس وہاں مسجد کا ہونا آیندہ نیک نتائج کے نکلنے کے لئے ضروری ہے تاکہ مستقل طور پر وہاں جماعت کی بنیاد قائم ہو جائے ؛

جماعت کے مرکز کا چندہ مَیں نے اس تحریک کو اوّلاً یہاں کے دوستوں کے آگے پیش کیا - چنانچہ اب تک گیارہ ہزار روپیہ چندہ ہو چکا ہے گویا ساری دنیا کے احمدیوں کے لئے جسقدر چندہ رکھا گیا ہے - اس کا تیسرا حصہ قادیان نے دیدیا ہے - اور یہ خوشی کی بات ہے - اور اس بات کا ثبوت ہے - کہ مرکز کی جماعت اخلاص میں پیچھے نہیں - آگے ہے - اور یہ ایک اصول ہے - کہ جو جماعتیں قائم رہنے والی ہوتی ہیں - ان کے مرکزوں میں اخلاص ہوتا ہے - اور اخلاص مرکز سے ہی نکلا کرتا ہے - اور جب جماعتیں بگڑا کرتی ہیں - تو مرکزوں میں ہی خرابی پیدا ہو جایا کرتی ہے - پس مرکز ہی اخلاص اور برکات کا موجب ہوتے ہیں - اور مرکز ہی ہلاکت اور تباہی کا باعث ہو جایا کرتے ہیں - یہ اللہ کا خاص فضل ہے - کہ اُس نے ہمارے مرکز میں اخلاص کا رنگ پیدا کیا ہے - تو یہی رَو جو یہاں ہے - اگر ساری جماعت میں پیدا ہو جائے - تو تیس ہزار کیا تیس لاکھ

کا جمع ہو جانا کچھ بھی مشکل نہیں۔ لیکن خدا جن کے لئے چاہتا ہے۔ اپنی خاص تقدیر کو جاری کرتا ہے۔ اس لئے میں نہیں جانتا۔ کہ یہ خدا کی عام تقدیر ہے جو تمام جماعت کے لئے ہے یا خاص جو محض قادیان کے لئے ہے ✦

چندہ دینے والے اپنی نیتوں کو نیک کریں۔

اب دوبارہ اس امر کی طرف توجہ دلانے کی وجہ یہ ہے۔ کہ جو اس تحریک کو نہیں سن سکے۔ سن لیں۔ اور اپنے اپنے دیہات میں اخلاص سے یہی تحریک کریں۔ اور جہاں تک ہو سکے اس کو عملی جامہ پہنانے میں جلدی کریں۔ در حقیقت جس انداز سے یہ کام شروع ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ تحریک کامیاب ہوگی۔ لیکن میں ان تمام دوستوں کو جنہوں نے قادیان سے حصہ لیا۔ اور جو باہر سے اس میں حصہ لینگے۔ اس بات کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ ہر ایک کام لیئے ظاہری اسباب سے ہی کامیاب نہیں ہوا کرتا بلکہ اس کے لئے کچھ باطنی اسباب بھی ہوتے ہیں جہاں قادیان والوں نے اخلاص سے چندہ جمع کیا ہے۔ ان کو چاہیئے۔ کہ صالح نیت بھی حاصل کریں یہ مت سمجھیں۔ کہ انہوں نے روپیہ دیدیا اور بس۔ کیونکہ محض روپیہ جمع کرنا کوئی بات نہیں۔ دنیادار بھی جمع کر لیا کرتے ہیں۔ اور بکثرت جمع کر لیتے ہیں۔ لوگ شادیوں میں بے دریغ روپیہ خرچ کرتے حتی کہ مکان اور جائدادیں تک بیچ ڈالتے ہیں۔ اور روپیہ دینے اور جمع کرنے کی مثالیں بدترین لوگوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اور ایسے لوگوں میں بھی جو خدا سے بالکل دور ہوتے ہیں۔ پس محض روپیہ جمع کر لینا اور جی کھول کر چندہ دینا خوشی کی بات نہیں۔ اصل قابل غور یہ سوال ہے۔ کہ روپیہ دیا کس نیت سے ہے۔ بعض دفعہ کام نیک ہوتا ہے۔ اور جوش وخروش سے کیا جاتا ہے۔ مگر نیت نیک اس کے شامل نہیں ہوتی ✦

نیت بد کے اعمال کا نتیجہ

ایک جنگ کے موقعہ پر مسلمانوں کی حالت نازک ہو گئی اور کفار کا پہلو طاقتور تھا۔ اسوقت مسلمانوں کی طرف سے ایک شخص میدان میں نکلا۔ وہ ہر نازک موقعہ پر گیا۔ اور اس کو ہر جگہ کامیابی حاصل ہوئی مسلمانوں کی نظریں اسی کی طرف لگ رہی تھیں وہ جدھر جاتا کفار پسپا ہو جاتے۔ مسلمانوں کی طرف سے تحسین و آفرین کے کلمہ اس کے حق میں نکل رہے تھے۔ ادھر تو اس کی یہ حالت تھی کہ اس طرح کفار سے جان لڑا رہا تھا۔ اور کام وہ کر رہا تھا۔ جو جہاد ہے۔ جسکی فضیلت میں قرآن کی بہت سی آیتیں ہیں۔ مگر ایسی حالت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے متعلق فرمایا کہ اگر کسی نے جہنمی کو دیکھنا ہو۔ تو اس شخص کو دیکھ لو۔ اس کی اس خدمت کو دیکھ کر اور ان واقعات کو سامنے رکھ کر جو اس سے ظہور میں آرہے تھے بعض لوگوں کو تردد ہوا۔ کہ وہ شخص جو اس خدمت کی وجہ سے انعامات کا مستحق ہے۔ اس کو دوزخی قرار دیا جا رہا ہے۔ ایک صحابی نے جو بعض کمزور لوگوں کی حالت کو دیکھا۔ کہ وہ کہیں مرتد نہ ہو جائیں تو انہوں نے عہد کیا کہ خدا کی قسم میں اس شخص کے ساتھ رہوں گا جب تک یہ مر نہ جائے۔ وہ اس کے پیچھے لگ گئے۔ ایک موقعہ پر اس شخص کو ایک زخم لگ گیا۔ جب درد بڑھی۔ تو اس نے نیزہ اپنے سامنے رکھا۔ اور اس پر سینہ رکھ کر جو زور کیا تو نیزہ اس کے سینہ کو چھید کر باہر نکل گیا۔ اور اس طرح وہ خودکشی کر کے مر گیا۔ وہ صحابی رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دوڑتے ہوئے آئے۔ اور کہا کہ یا رسول اللہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ایک ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں۔ کہ آپ اس کے رسول ہیں۔ آپ نے پوچھا کیا بات ہے۔ اس نے عرض کیا وہ شخص جو اس طرح اسلام کی خدمت کر رہا تھا حضور نے اس کے متعلق فرمایا تھا۔ کہ یہ دوزخی ہے تو بعض طبیعتوں میں اس سے غلجان پیدا ہوا۔ میں اس کا انجام دیکھنے کے لئے اس کے پیچھے پیچھے ہو گیا اس کو ایک زخم لگا۔ میں اس کے پاس پہونچا۔ اور اسکو کہا کہ تم نے آج بڑی اسلام کی خدمت کی۔ تو اس نے کہا کہ کیا تم خیال کرتے ہو کہ میں نے اسلام کے لئے اتنا جوش دکھایا ہے۔ نہیں۔ بلکہ میری ان لوگوں سے خاندانی عداوت تھی۔ اس لئے میں ان لوگوں سے بدلہ لینا چاہتا تھا۔ جب درد کی شدت ہوئی۔ تو اس نے خودکشی کر لی۔ جب حضور نے اس صحابی سے یہ سنا۔ تو آپ نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ خدا ایک ہے۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ میں اس کا رسول ہوں۔

دیکھو وہ اسلام کی ایک خدمت بجا لا رہا تھا اور خدمت بھی کیسی۔ کہ جو بہت ہی بڑی خدمت ہے۔ مگر دل میں یہ نیت نہ تھی۔ کہ میں اسلام کے لئے یہ خدمت کرتا ہوں۔ اور اس لئے کرتا ہوں کہ خدا تعالے خوش ہو اور اس کی رضا حاصل ہو۔ تو چونکہ اس کی نیت بد تھی۔ اس کو جہنم میں ڈالا گیا۔ اور اس کا تمام وہ کام ضایع ہو گیا۔ جو نبی کی معیت میں اسلام کی خدمت کر رہا تھا۔ وہ معیت ضائع ہوئی۔ صحابہ کا ساتھی ہونا ضایع ہوا۔ اور وہ خدمت جو ایسی عمدہ تھی۔ ضایع ہو گئی۔ اور ایک نیت ہی غالب آئی ✦

اگر نیت نیک کے ساتھ ایک دوسرے سے نہ بڑھو گے تو گناہ کرو گے۔

تو یاد رکھو کوئی اعلیٰ کام اعلیٰ نہیں۔ جب تک اس کے ساتھ نیت بھی اعلیٰ نہو۔ آپ لوگوں کو چاہیئے کہ آپ نیت نیک کریں۔ اگر آپ اس نیت نیک کے ساتھ ایک دوسرے سے بڑھیں گے۔ اور خدا کی رضا حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرینگے۔ تو مین خدا کے منشاء کے ماتحت ہو گا۔ اور یہی مطلب ہے آیت فلیتنافس المتنافسون کا۔ اور اسی طرح دوسری آیت میں فرمایا۔ فاستبقوا الخیرات۔ یعنی نیکیوں میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کرو۔ لیکن اگر کوئی شخص لوگوں میں بڑا بننے کے لئے زیادہ چندہ دیتا ہے۔ تو یہ ہلاکت اور تباہی ہے۔ اگر کوئی شخص نماز کے چار نوافل کی بجائے آٹھ پڑھتا ہے۔ اور اس سے اس کی غرض یہ ہو۔ کہ لوگ اس کو بڑا نمازی خیال کریں۔ تو اس نے اپنی جان پر ظلم کیا۔ اور سخت گناہ کا ارتکاب کیا۔ اور خدا کے عذاب کو اپنے سر پر لیا۔ لیکن اگر کوئی شخص چار نوافل کی بجائے آٹھ نوافل خدا کی رضا کے لئے پڑھتا ہے

تو یہ ایک بہت بڑے ثواب کا کام ہے ؛

پس لنڈن میں مسجد احمدیہ کی تعمیر کا کام اعلیٰ اور بہت ہی اعلیٰ درجہ کا کام ہے۔ اور انشاء اللہ اس کے نتائج بھی اعلیٰ درجہ کے ہونگے۔ مگر ہر ایک فرد جو مسجد کے لئے کچھ دے۔ اس کو اپنی نیت کو نیک رکھنا چاہیئے۔ وہ اپنے اندر اخلاص پیدا کرے۔ اور اس کی غرض محض خدا کی رضا ہو۔ محض تبلیغ اسلام ہو۔ محض اعلاء کلمۃ اسلام نیت ہو۔ کہ خدا کا نام بلند مناروں سے لیا جائے۔ اس سے زیادہ کچھ نہیں۔ اگر نیت نیک نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ پس جہاں میں اس کام میں حصہ لینے کی زور سے تحریک کرتا ہوں۔ اسی طرح میں احباب کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ نیت نیک کریں۔ اتنے بڑے کام کے لئے نیت کی نیکی کا سوال اہم سوال ہے۔ اگر بڑے کاموں کو نیت نیک لے کر کیا جائے۔ تو ان کا اجر نیک نہیں مل سکتا۔ پس اس کام میں خدا کی رضا کے سوا اور کوئی غرض مدنظر نہیں ہونی چاہیئے ؛

خدا تعالیٰ کی رویت اور اس کام کی قبولیت

اس میں شبہ نہیں کہ مجھے یقین ہے۔ کہ یہ کام خدا کی رضا کے ماتحت ہو رہا ہے مجھے آج تک تین اہم معاملات میں خدا تعالیٰ کی رویت ہوئی ہے۔ پہلے پہل اسوقت کہ ابھی میرا بچپن کا زمانہ تھا۔ اسوقت میری توجہ کو دین کے سیکھنے اور دین کی خدمت کی طرف پھیر اگیا۔ اسوقت مجھے خدا نظر آیا۔ اور مجھے تمام نظارہ حشر و نشر کا دکھایا گیا۔ یہ میری زندگی میں بہت بڑا انقلاب تھا۔ دوسرا وقت تھا۔ کہ جماعت کے لوگ ایسے نقطہ کی طرف جا رہے تھے۔ کہ قریب تھا کہ وہ کفر میں چلے جائیں۔ اور اباحت کی طرف لیجانے والے وہ لوگ تھے۔ جو سلسلہ کے دنیاوی کاموں پر قابو پائے ہوئے تھے۔ مثلاً صدر انجمن وغیرہ انہی کے ماتحت تھیں۔ اور یہ لوگوں میں بڑے بڑے نظر آتے تھے۔ اسوقت کوشش کی جا رہی تھی کہ حضرت صاحب کے دعوے کو گھٹایا جائے۔ اگرچہ ہم نے حضرت صاحب سے آپ کے دعویٰ کے متعلق خوب سنا ہوا تھا۔ مگر اندیشہ ہوا۔ کہ ممکن ہے ہم غلطی پر ہوں۔ اس وقت میں نے خدا تعالیٰ کو دیکھا۔ اور مجھے حضرت صاحب کی نبوت پر یقین دلایا گیا۔ تیسری دفعہ آج مجھے خدا تعالیٰ کی رویت ہوئی ہے۔ جس سے مجھے یقین ہے کہ کام مقبول ہے۔ جہاں تک مجھے یاد ہے وہ یہی ہے کہ میں مسجد لنڈن کا معاملہ خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر رہا تھا میں اللہ تعالیٰ کے حضور دو زانو بیٹھا تھا۔ کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا جماعت کو چاہیئے۔ کہ "جد" سے کام لیں "ہزل" سے کام نہ لیں۔ "جد" کا لفظ مجھے اچھی طرح یاد ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں دوسرا لفظ "ہزل" اسی حالت میں معاً میرے دل میں آیا تھا۔ اس کے معنے یہ ہیں۔ کہ جماعت کو چاہیئے۔ کہ اس کام میں سنجیدگی اور نیک نیتی سے کام لے ہنسی اور محض واہ واہ کے لئے کوشش نہ کرے۔ پس چاہیئے کہ ہر ایک شخص نیک نیتی سے کام لے۔ اور نمود و نمائش کے خیال کو بالکل دل سے نکال دے۔ یہی تیس ہزار جو ہم لنڈن میں مسجد پر لگانا چاہتے ہیں اگر نیت نیک نہ ہو۔ تو کوئی مثمر بثمرات نیک فعل نہیں کرینگے۔ اور اس سے بہتر ہو کہ وہ روپیہ جو ہم وہاں مسجد کی تعمیر میں لگائیں اس سے چین و جاپان وغیرہ ممالک میں تبلیغ پر لگا دیں پس جب تک نیت نیک ہو۔ اتنے بڑے کام پر جرأت نہیں کی جا سکتی۔ اگر نیت میں فتور نہ ہو تو یہی مسجد قطب بن سکتی ہے۔ اور لاکھوں فوائد ہیں۔ اور اگر نیت نیک نہ ہو۔ تو یہ ایک طوق ثابت ہوگی۔

پس تمام احباب کو چاہیئے۔ کہ اپنی اپنی نیتوں کو صاف کریں اور دعائیں کریں کہ خدا تعالیٰ اس کام کو ضائع نہ کرے بلکہ اسکے نیک ثمرات پیدا ہوں اور دعا کریں کہ خدایا یہ مسجد تیری عبادت کے لئے مقبول مقام ہو۔ اور دنیا کا مرجع ہو اور لوگوں میں اشاعت اسلام اس کے ذریعہ ہو۔ اور یہ ہماری کوشش ضائع نہ ہو۔ اور محض اینٹ گارا ہی ثابت نہ ہو۔ اے خدا ہماری نیتوں کو درست کر۔ اور ہمیں ہمت دے کہ ہم تیرے لئے اس کام کو انجام دیں۔ اور اسلام کے لئے اسکے اعلیٰ درجہ کے ثمرات ہوں اور ہم دیکھ لیں کہ اسلام دنیا میں پھیل رہا ہے۔ آمین ثم آمین ؛

ہندوستانیوں کے لئے ایک نادر موقع

(از مسٹر ساگر چند بیرسٹرایٹ لاء لاہور)

آج کل جب۔ کہ قریباً ساڑھے آٹھ روپیہ کا ایک پونڈ ہو گیا ہے۔ ہندوستانیوں کے لئے نادر موقع ہے کہ برائے تعلیم انگلستان جائیں۔ ابھی ہمیں انگلستان سے بہت کچھ سیکھنا ہے۔ پس اس موقع سے ضرور فائدہ اٹھانا چاہیئے ہندوستان میں بہت سے آدمیوں میں یہ غلط خیال پھیلا ہوا ہے کہ آج کل انگلستان میں ہر چیز گراں ہے۔ لیکن مقابلہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دراصل بمبئی میں انگلستان کی نسبت ہر چیز کی قیمت دگنی کے قریب ہے۔ مثلاً دہی ریشمی کا جو انگلستان میں ایک شلنگ کو ہر دوکان سے مل سکتا ہے بمبئی میں اس کی قیمت ایک روپیہ چار آنہ ہے۔ اور چونکہ اب ہندوستانی روپیہ کی قیمت دو شلنگ سے کسی قدر زیادہ ہے۔ اس لئے ایک روپیہ چار آنہ قریباً تین شلنگ کے برابر ہوئے۔ اسی طرح انگلستان میں انسان بخوبی تیس ۳۰ شلنگ فی ہفتہ سے عام شہروں اور دو پونڈ فی ہفتہ لنڈن میں کھانا اور عمدہ مکان حاصل کر سکتا ہے۔ جس میں نہانے کا انتظام اور بوٹ کی صفائی سب شامل ہیں۔ گویا بلا کر آٹھ پونڈ ماہوار میں آدمی لنڈن میں زندگی آسائش سے بسر کر سکتا ہے۔ اگر دو پونڈ بھی جیب خرچ کے لئے رکھے جائیں تو بھی دس پونڈ یعنی ۸۵ روپیہ ماہوار میں لنڈن میں بخوبی رہا جا سکتا ہے۔ اور سو روپیہ ماہوار میں تو بالکل ہی آرام سے زندگی گذار سکتا ہے۔ برخلاف اس کے بمبئی میں ٹوٹے پھوٹے ہوٹلوں میں پانچ روپیہ روزانہ گویا ڈیڑھ سو روپیہ ماہوار صرف کمرے اور خوراک کا دینا پڑتا ہے۔ جس میں بستر تک شامل نہیں ؛

اگر کوئی ہندوستانی آج کل انگلینڈ میں جائے۔ تو دیکھیگا۔ کہ انگریز اس سے نہایت ہی محبت اور دوستی کا سلوک کرتے ہیں۔ جو بہادر ہندوستانی سپاہی جا کر فرانس اور ہسپانیہ وغیرہ میں آزادی کے لئے لڑے انکی بے نفسی کا اثر انگلینڈ پر بہت ہی اچھا ہوا۔ اور سب لوگ وہاں ہندوستانیوں سے محبت سے پیش آتے ہیں ؛

جب کوئی ہندوستانی لنڈن پہنچے ۔ تو اس کو چاہیئے کہ سیدھا 21 Cromwell Road, South Kensington. ۲۱ کرومویل روڈ ساؤتھ کینسنگٹن میں چلا جائے ۔ جو سرکار انگریزی نے ہندوستانیوں کی سہولت کیلئے قائم کیا ہوا ہے ۔ بعد میں مکان تلاش کر کے وہ جہاں مناسب سمجھے جا سکتا ہے ۔ اس مکان میں ایک نہایت شریف لیڈی مس بیک صاحبہ رہتی ہیں ۔ جن کے بھائی صاحب کسی زمانہ میں علی گڈہ کالج میں پروفیسر تھے ۔ وہ ہندوستانیوں کی ہر بات میں مدد کر کے بہت خوش ہوتی ہیں ؛

لنڈن میں ایک مشہور دارالعلوم بنام پولی ٹیکنیک سکول Polytechnic School. ہے ۔ جہاں ہر قسم کا ہنر سکھایا جاتا ہے ۔ اور لوگ اگر چاہیں ۔ دن بھر کہیں کام کرنے کے بعد اس سکول میں شام کے وقت بھی تعلیم حاصل کر سکتے ہیں ۔ فیس صرف ایک شلنگ فی مضمون فی ٹرم ہے ۔ اور چونکہ ایک ٹرم تین مہینہ کی ہوتی ہے ۔ اس لئے صرف چار آنہ مہینہ یا ایک آنہ فی ہفتہ خرچ کر کے اس سکول میں آپ جو چاہیں ۔ سیکھ سکتے ہیں ۔ دنیا کی سب زبانیں ۔ ہر قسم کی سائنس ۔ ہر فن اور ہر قسم کی ورزش وہاں موجود ہے وہاں آپ اگر چاہیں تو ولایتی درزیوں کی طرح کپڑا کاٹنا اور سینا سیکھ لیں ۔ خواہ گویّا ناچنا اور گانا سیکھ لے ۔ خواہ تیرنا اور کشتی چلانا ۔ کشتی چلانے کے واسطے ان کے پاس دریائے ٹیمز میں بہت کشتیاں ہیں ۔ جو اس سکول کے طالب علم مفت استعمال کر سکتے ہیں ۔ خواہ آپ ڈاکٹری یا آنکھوں کو ٹیسٹ کر کے عینکیں تجویز کرنا سیکھ لیں ۔ خواہ فرانسیسی یا کوئی اور زبان سیکھ لیں ۔ خواہ انجنیئر بن جائیں ۔ خواہ کھانا پکانا ۔ الغرض دنیا میں کوئی ایسا فن یا ہنر نہیں ۔ جو وہاں نہیں سکھایا جاتا ۔ اور فیس صرف ایک آنہ فی ہفتہ ہے ۔ یہ سکول ایک انگریز لکھپتی نے جس نے اپنی ساری دولت ایک نوآبادی میں کمائی تھی ۔ برائے نام فیس پر کھولا تھا ۔ جس سے لاکھوں انسانوں کا فائدہ ہوتا ہے ۔ وہاں لائبریری بھی ہے ۔ جہاں سے طالب علم مفت کتابیں گھر لے جا کر پڑھ سکتے ہیں ؛

جو والدین اپنے بیٹوں کو ولایت بھیجیں ۔ ان کو چاہیئے ۔ کہ ان کو ضرورت سے زیادہ روپیہ نہ دیں ۔ ورنہ طلباء فضول خرچ اور عیاش ہو جاتے ہیں ۔ جو طالب علم اتنی استطاعت نہیں رکھتے ۔ کہ ولایت جا سکیں ان کو چاہیئے ۔ کہ سکول آف سمپلی فائڈ سٹڈی ۲۱ لڈگیٹ ہل لنڈن School of simplified study 21. Ludgate Hill London. لکھ کر اس کا پراسپکٹس (جو مضمون سیکھنا ہو اس کا) منگالیں جو مفت ہی مل جائیگا ۔ یہ سکول مختلف مضامین کی تعلیم بذریعہ ڈاک دیتا ہے ۔ اور ہر قسم کا مضمون ایسا آسان کر دیا گیا ہے ۔ کہ اگر بچہ بھی تھوڑی سی انگریزی جانتا ہو ۔ تو جس مضمون میں اس سکول سے سبق منگوائے اُسے آسانی سے سیکھ سکتا ہے ۔ مفصلہ ذیل مضامین میں اس سکول سے بذریعہ ڈاک تعلیم حاصل کی جا سکتی ہے ۔ انگریزی ۔ فرانسیسی ۔ عبرانی ۔ عربی ۔ لاطینی گریک (یونانی) لوجک (علم منطق) سائیکولوجی (علم النفس) وغیرہ ہر تعلیم یافتہ شخص کا فرض ہے ۔ کہ وہ منطق اور علم النفس ضرور سیکھے ۔ ان سے اس کو خواہ اس کا پیشہ کچھ ہی ہو ۔ بہت مدد ملیگی ۔ اور وہ عقلمند اور معاملہ فہم ہو جائیگا ۔

دراصل ہندوستانیوں کی بہت سی مصیبتوں اور مشکلوں کا باعث یہ ہے ۔ کہ وہ جہالت کی زندگی بسر کرتے ہیں ۔ اور اپنے ملک سے باہر نکل کر نہیں دیکھتے کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے ۔ مثلاً گھی کی کمی اور زیادہ قیمت کے سبب بہت سے لوگوں نے گھی کھانا چھوڑ دیا اور صرف شکایت کر کے اپنے دل کو تسلی دے لی ۔ مگر یورپ اور امریکہ میں دیکھا جاتا ہے ۔ کہ لوگ کھوپرے اور اخروٹ وغیرہ میں جو روغن ہوتا ہے ۔ اس کو نکالکر اس میں تھوڑا سا مکھن ملا کر ایک چیز جس کو وہ مارجرین کہتے ہیں بنا لیتے ہیں ۔ اس کا ذائقہ مکھن کا سا ہوتا ہے اور اس میں طاقت بھی (یہ بات ڈاکٹروں نے ثابت کر دی ہے) مکھن کے برابر ہی ہوتی ہے ۔ لیکن اس کی قیمت مکھن سے صرف ایک چوتھائی ہوتی ہے ۔ یورپ کے لوگ اپنا سب قسم کا کھانا گھی کی بجائے اب مارجرین میں ہی پکاتے ہیں ۔ اب ذرا سوچنے کی بات ہے ۔ کہ جبکہ اخروٹ اور کھوپرے وغیرہ ان لوگوں کو ہندوستان اور لنکا جیسے دُور ملکوں سے جہازوں میں لاد کر لانے پڑتے ہیں ۔ تو کیا ہندوستانی اپنے وطن میں چند کارخانے مارجرین بنانے کے نہیں کھول سکتے ۔ اگر کوئی حوصلہ مند امیر اپنے بیٹے کو مارجرین بنانا سیکھنے انگلستان میں بھیجے ۔ تو واپس آنے پر وہ بمبئی میں جہاں ناریل بڑی کثرت سے ہوتا ہے ۔ کارخانہ کھولکر مالا مال ہو سکتا ہے ۔ آج کل ولائت تک جہاز کا سیکنڈ کلاس کرایہ آمد و رفت (ریٹرن ٹکٹ) چار سو روپیہ ہے ۔ اور اگر انگلینڈ میں چھ ماہ میں لڑکے کا چھ سو بھی خرچ ہو تو گویا کل ملا کر صرف ایک ہزار روپیہ خرچ ہو گا ۔ اور گھی کے مہنگا ہونے کی وجہ سے ہر شخص یہاں یورپ کی طرح مارجرین کا استعمال شروع کر دیگا ۔ جو شخص ایسے کاموں کے لئے ولایت جاتے ہیں ۔ ان کی مدد وہاں مسٹر آرنلڈ بڑی اچھی طرح کرتے ہیں ۔ مسٹر آرنلڈ سے ہر ہندوستانی انڈیا آفس لنڈن میں ملاقات کر سکتا ہے ؛

احمدی تاجروں اور صناعوں کو اطلاع

اُمور عامہ میں ایک احمدی تجار اور صناع کا رجسٹر تیار کیا جانیوالا ہے ۔ اس کے لئے میں ہر ایک احمدی تاجر وصناع کو مطلع کرتا ہوں ۔ کہ وہ بہت جلد اپنا اپنا نام ۲۵- جنوری ۱۹۲۰ء تک دفتر امور عامہ میں لکھ کر بھیجدیں ۔ سکرٹری صاحبان کی خدمت میں خاص طور پر عرض ہے کہ وہ اپنے اپنے علاقہ کے احمدیوں کو اس اعلان سے مطلع کر دیں ۔ کیونکہ ممکن ہے کہ بعض احمدی تاجر و صناع کے پاس الفضل نہ پہونچتا ۔ اور وہ اس اعلان سے آگاہ نہ ہو سکیں ۔ والسلام

زین العابدین ولی اللہ ۔ ناظر امور عامہ قادیان ؛

مینیجر الفضل کی گذارش

روزانہ ڈاک سے بعض خطوط اس قسم کے نکلتے ہیں۔ جن سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض خریداران الفضل کو اس انتظام کا علم نہیں۔ جو الفضل کے روپے وغیرہ کے متعلق ہے۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ ایک بار ضروری حالات عرض کردوں۔

الفضل کے منی آرڈروں کے فارم اور کوپن دفتر مینجر میں آتے ہیں۔ اور روپیہ دفتر ناظر بیت المال میں وصول ہوا کرتا ہے۔ اور تنخواہ و دیگر اخراجات ماہواری بل کے ذریعے وصول کئے جاسکتے ہیں۔ جن کو باقاعدہ تین آفیسر چیک کرتے ہیں۔ پس غصے میں یہ لکھ دینا کہ ہمارا روپیہ ہضم کر گئے وغیرہ ذالک۔ کسی صورت میں درست نہیں ہوسکتا۔ میں نے اس قسم کی شکایات کی جب بھی پڑتال کی۔ تو آخر یہی معلوم ہوا۔ کہ کچھ غلط فہمی شکایت کرنے والے صاحب کو ہوگئی۔ زیادہ تر تو یہ وجہ ہوتی ہے کہ وی پی دیر سے وصول ہوتا ہے۔ اور دفتر کا قاعدہ ہے کہ جب تک روپیہ وصول نہ ہو۔ اخبار جاری نہیں کرتے اب ادھر سے جو صاحب وی پی وصول کرلیتے ہیں وہ اپنی طرف سے پکے ہوتے ہیں۔ وہ خط لکھنا شروع کردیتے ہیں۔ کہ اخبار نہیں آتا۔ حالانکہ اصل بات یہ ہوتی ہے۔ کہ روپیہ وصول نہیں ہوتا۔ یہ وی پی سسٹم اس قسم کا ہے۔ کہ بعض اوقات چھ چھ ماہ گذر جاتے ہیں۔ اور روپیہ وصول نہیں ہوتا۔ یا غلطی سے کسی اور دفتر میں وصول ہوجاتا ہے۔ اب تو میں یہاں تک احتیاط کرتا ہوں کہ بمجرد یہ اطلاع پہونچنے کے کہ ہم نے وی پی وصول کرلیا پرچہ جاری کرادیتا ہوں۔ مگر پھر بھی بعض دوست یہ لکھ دیتے ہیں کہ روپیہ ہضم کرگئے۔ حالانکہ روپیہ مینیجر وصول ہی نہیں کرتا۔ بلکہ ناظر بیت المال۔ ایک دوست کو جب لکھا گیا کہ آپ کا وی پی چھ ماہ سے وصول نہیں ہوا۔ تو انہوں نے تحریر فرمایا۔ میں یہ مان ہی نہیں سکتا۔ کہ ڈاکخانہ نے آپ کو روپیہ نہیں پہنچایا۔ اب اس کا جواب میں کیا دیتا بعض دوست وی پی واپس کردیتے ہیں۔ یہاں سے اطلاعی کارڈ بھی بھیجدیا جاتا ہے۔ کہ آپ کا پرچہ تا وصولی قیمت امانت میں رکھا جائیگا۔ لیکن کچھ مدت بعد لکھتے ہیں کہ میں یقیناً وی پی وصول کرچکا ہوں۔ اور اسوقت تک نہیں مانتے۔ جب تک اصل وی پی کا کاغذ جس پر ان کی قلم سے لکھا ہو۔ کہ میں لینے سے انکاری ہوں نہ دیکھ لیں البتہ بعض اوقات ایسا بھی ہوا۔ کہ چٹھی رسان نے اپنے طور پر یا گھر کے کسی دوسرے آدمی کے کہنے سے وی پی انکاری کردیا۔ اس کے متعلق جب صاحب پوسٹماسٹر جنرل کو لکھا گیا اور تحقیقات ہوئی۔ تو خود شاکی صاحب نے چٹھی رسان کی مدد کی۔ اور انہیں یاد نہ رہا کہ دفتر الفضل میں کیا شکایت کرچکے ہیں۔ اسی طرح بعض دوست پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت ایسے الفاظ میں کرتے ہیں۔ جو ان کی شان کے خلاف ہوتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ افیون کم کردیجئے۔ یا آپ نے مجھے اتنے پرچے نہیں بھیجے۔ آپ کا دفتر اندھیر کھاتہ بن گیا۔ دفتر کے ملازمین خدا کے فضل سے احمدی ہیں۔ اور وہ باوجود قلیل ماہوار کے صبح سے شام تک بلکہ رات کو بھی نہایت محنت و دیانت سے کام کرتے ہیں۔ ان کی کسی سے خاص عداوت نہیں کہ اس کا پرچہ روک لیں۔ اور چٹھیوں سے تلاش کرکے اس کا نام نکال دیں۔ پچھلے دنوں کا ذکر ہے۔ ایک صاحب نے تین چار صفحے لمبا خط لکھا۔ کہ میں نے کئی بار عرض کیا۔ اخبار مجھے نہیں بھیجا جاتا۔ خط کی عبارت سے میں ایسا متاثر ہوا۔ کہ میں نے پختہ ارادہ کرلیا۔ کہ محرر کو بہت سا جرمانہ کردوں لیکن جب میں نے اس کے متعلق تمام کاغذات دیکھے تو معلوم ہوا۔ کہ باوجود اس قاعدہ کی سخت پابندی کے کہ بغیر وصولی قیمت اخبار جاری نہ ہو۔ ان کے نام اسی قسم کے خطوط سے متاثر ہوکر قبل از وصول اخبار جاری کردیا گیا۔ لیکن دو تین ماہ کے بعد وی پی انکاری واپس آنے پر بند ہوا۔ اور ساتھ ہی ایک چٹھی ملی۔ جس میں انہوں نے اپنے قلم سے لکھا تھا کہ "اخبار بند کردو۔ اور کبھی نہ بھیجو۔ غرض اس قسم کے کئی واقعات ہیں۔ حال ہی میں ایک صاحب نے جو فیلڈ پر ہیں۔ ملک شام سے مجھے لکھا کہ میں نے روپے کتاب کے لئے بھیجے۔ تم بے ایمانی اور بددیانتی سے کھا گئے اور کتابیں نہ بھیجیں۔ ساتھ ہی ایڈیٹر کو کوسا۔ حالانکہ ایڈیٹر اس اخبار کا مالک نہیں۔ اور نہ ایڈیٹر صاحب کو اخبار کی حساب کتاب۔ پرچے کے اجراء یا بند کرنے۔ پرچہ بھیجنے پتہ تبدیل کرنے یا اس قسم کے اور امور سے تعلق ہے اس لئے ان معاملات میں انہیں مخاطب ہی نہیں کرنا چاہیئے۔ مثلاً اس روپے کے متعلق ان کو میری اس تحریر تک قطعاً علم ہی نہیں کہ آیا بھی یا نہیں؟ میں نے اس کی تعمیل اس اہتمام سے کی کہ فیلڈ میں پیکٹ بغیر ٹکٹ کے جاتا ہے۔ مگر محض احتیاط کے لئے کتابیں رجسٹری پیکٹ کے ذریعہ بھجوائیں۔ اگر وہ صاحب حسن ظن فرماتے اور پہلے مجھ سے دریافت فرمالیتے۔ تو کوئی ہرج نہ تھا کچھ لوگ اور مزاج کے ہیں۔ وہ اپنے نام کے ساتھ کوئی خاص القاب یا عہدہ نہ دیکھ کر یا اس میں کوئی غلطی پاکر یا اپنا کوئی چھوٹا سا مضمون یا دعا کی تحریک اخبار میں نہ دیکھ کر ارشاد فرماتے ہیں۔ اخبار بند کردو۔ اس قسم کی فروگذاشت کثرت کار میں ہوجانی ممکن ہے۔ اور بے شک دفتر میں اس قسم کا خیال نہ رکھنا ایک غفلت ہے مگر اس کا نتیجہ یہ نہیں ہونا چاہیئے۔ کہ آدمی اپنے آپ کو الفضل جیسے اخبار سے محروم کرلے۔

ہمارے دوست حساب کتاب کے معاملہ میں بیشک ہوشیار رہیں۔ اور ہم سے جواب طلب کریں۔ پرچہ نہ ملے تو ہمیں لکھیں۔ لیکن یہ یقین رکھیں کہ الفضل کے ملازمین اپنے فرائض منصبی میں عمداً کبھی غفلت نہیں کرتے وہ کسی کا مال نہیں کھاتے۔ بلکہ انتظامی طور پر ان کیلئے کوئی ایسا موقعہ بھی نہیں۔ غلطی کر جانا انسان سے ممکن ہے۔ جو بھائی اصلاح فرمائے۔ اس کے ہم بہت ہی ممنون ہونگے۔ مگر خدارا۔ جو خط وکتابت ہو جو معاملہ ہو یہ سمجھ کر کہ آخر ہم احمدی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ پر اور اسکے مرسلین پر ایمان رکھتے ہیں۔ اپنی عاقبت کا ہر وقت فکر رکھتے ہیں۔ پس خط وکتابت میں ایسے الفاظ اور خیالات ظاہر نہ ہونے چاہیئیں جن سے ہماری نیت اور دیانت پر زد پڑے۔ والسلام۔ مینیجر الفضل

اشتہارات

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اور آپ کے خلیفہ اول حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کا مصدقہ ممیرا اور حضرت خلیفہ اول کا بتایا ہوا

سُرمہ ممیرا اور سلاجیت

اصلی ممیرا ایک ایسی چیز ہے۔ جو امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حضور ایک مجمع کے سامنے مسجد مبارک میں ممیرا پیش کیا۔ آپنے اسے بہت پسند فرمایا اور فرمایا کہ یہ وہ چیز ہے جس سے لوگ ہزارہا روپیہ کماتے ہیں۔ میں نے حضور علیہ السلام کی اجازت کے بعد سلسلہ کے اخبار بدر و الحکم اور رسالہ میگزین میں اسے شایع کیا۔ اور خدا کا شکر ہے کہ بہت لوگوں نے اس سے فائدہ اٹھایا اور میں نے بھی نفع اٹھایا الحمد للہ علی ذالک ٭

میں اس سُرمہ اور ممیرے کو ہمیشہ اسی حیثیت سے مشہور کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مصدقہ ہے۔ اور نسخہ سُرمہ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کا تجویز کردہ ہے۔ جو لوگ امراض چشم میں مبتلا ہیں یا حفظ ماتقدم کے طور پر حفاظت کے طور پر حفاظت چشم چاہتے ہیں وہ اس سرمہ کا استعمال کریں حضرت حکیم الامت نے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "یہ برائے امراض چشم بسیار مفید است"

یہ سُرمہ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ پڑوال۔ تبل اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند اور دیگر امراض چشم کے لئے بہت مفید ہے قیمت سُرمہ ممیرا قسم اول فی تولہ عا ۔ اصلی ممیرا کی دس روپے فی تولہ۔ یہ سُرمہ جن کی آنکھیں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید اور مجرب اور مقوی بصر ہے۔ خصوصاً طلباء کیلئے ٭

سلاجیت محیط اعظم سے نقل کیا گیا۔ جسکی عبارت یہ ہے۔ مقوی جمیع اعضاء۔ نافع صرع مشتہی طعام۔ قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر۔ فساد بلغم و قاتل کرم شکم۔ مفتت سنگ گردہ۔ مثانہ و سلسل البول و سیلان منی و بواسیر اور درد مفاصل کیلئے بہت مفید ہے بقدر دانہ نخود صبح کے وقت ہمراہ دودھ استعمال کریں۔ قسم اول ڈیڑھ روپیہ (عہ)

المشتہر

احمد نور کابلی تاجر مہاجر قادیان ضلع گورداسپور۔

اصلی خالص مومیائی

نقل سے بچو

یہ مومیائی تمام قسم کی دماغی اور بدنی کمزوریوں کیلئے اکسیر ہے۔ درد کمر کیلئے تریاق۔ اعلیٰ درجہ کی مقوی اعضاء رئیسہ اور مولد خون صالح ہے ابتدائی سل دق۔ دمہ اور کھانسی کیلئے مفید ہے۔ بوڑھوں کیلئے عصائے پیری اور ضعف گردہ و مثانہ کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ اس سے بڑی خوبی حلق سے اُترتے ہی خون بنجاتا ہے۔ چوٹ لگنے پر اتنی کھانا درد کو فوراً موقوف کر دیتا ہے قیمت فی ڈبیہ عہ علاوہ محصولڈاک

پتہ:- حکیم مرزا عنایت خان حیرت - امرتسر۔ پنجاب

گمشدہ کی تلاش

مسمی محمد سعید ولد حاجی مبارک الدین لائل پوری عمر تخمیناً ۱۴ سال درمیانہ قد۔ گندم نما رنگ۔ عرصہ دو تین ماہ سے گم ہے۔ اگر کسی صاحب کو ملے۔ تو ذیل کے پتہ پر بذریعہ تار اطلاع دیوے۔ اور اسکو کہو تیرا والد سخت بیمار اور تیری جدائی کے صدمہ سے پاگل ہے۔ تو فوراً یہاں پہونچ۔ جو کچھ تو کہیگا ہم ماننے کے لئے تیار ہیں۔

شیخ محمد اسمٰعیل ہول گنش - لائل پور ٭

نئی گھڑیاں

بمعہ گارنٹی

جیبی کلائی وسٹنڈ کی گھڑیاں قیمت کم از کم ۵ع تا عہ قسم گارنٹی ۵ تا ۱۰ سال

مختلف قسم کی پائدار گھڑیاں قیمت سے تا عہ۔ گارنٹی دو دو چار سال راسکوپ وغیرہ قیمت عہ تا ۔ جن کی گارنٹی نہیں۔ ایک درجن کے خریدار کو ایک گھڑی مفت۔ نصف درجن پر محصول معاف احباب فرمایش کریں۔ ہم بکمال خیر خواہی عمدہ مال بھیجینگے ٭

جگانیوالے ٹائم پیس مضبوط قسم کے عرصہ تک چلنے والے قیمت معہ محصول ۵ روپے

المشتہر:- ایچ سعادت علی احمدی مرچنٹ اینڈ واچ ریپرر۔ شاہجہانپور

صیغہ تالیف و اشاعت کی چار نئی کتابیں

عرفان الٰہی - حضرت خلیفۃ المسیح کی تقاریر گذشتہ سالانہ جلسہ بابت ۱۹۱۸ء

نعم الوکیل - غیر احمدیوں کے اعتراضوں کا جواب قیمت ۱ر انکی مسلمہ کتابوں کے حوالوں سے - قیمت ۸ر

جماعت مبایعین کے عقائد صحیحہ - میر مدثر شاہ کے عقائد محمودیہ نمبر ۱ کا جواب ... قیمت ۴ر

تنویر الابصار - قصیدہ اعجاز احمدی پر مونگھیری کے اعتراضوں کا عالمانہ جواب - قیمت دو روپے (عہ)

پتہ:- محمد عامل بھاگلپوری تاجر کتب قادیان

میں کیا ہوں ؟

(۱) ہوں تو ایک سُرمہ۔ پر مجھے یہ عزت حاصل ہے کہ ایک دنیا بھر کے نامی گرامی طبیب کے سالہا سال کے تجربات کا نچوڑ ہوں۔
(۲) آنکھوں کی روشنی کے بڑھانے کے لئے اکسیر ہوں۔
(۳) سب امراض چشم کو دور کرتا ہوں۔
(۴) میرے استعمال سے کسی قسم کی بے چینی نہیں ہوتی۔ بلکہ پہلی ہی سلائی سے تسکین معلوم ہوتی ہے (۵) باوجود ان سب فوائد کے قیمت میری برائے نام ایک روپیہ فی تولہ مقرر ہے۔
(۶) شفاخانہ حضرت مولوی نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ سے حکیم امیر احمد قریشی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور سے مل سکتا ہوں ٭

اعلان

جن احمدی تاجروں۔ سوداگروں کو اپنے کاروبار کیلئے محرروں و کلرکوں کی ضرورت ہو۔ وہ براہ مہربانی اُمور عامہ کو لکھیں۔ تاکہ انہیں احمدی محرروں و کلرکوں کو جو بیکار ہوں بھیجدیا جایا کرے۔ اس سے ایک تو انہیں احمدی ملازم مل سکتے ہیں۔ جن پر وہ دوسروں کی نسبت زیادہ مطمئن ہو سکتے ہیں۔ اور دوسرے قوم کے بیکار کام پر لگ جاوینگے ٭

ہاں اگر ان کے پسندیدہ آدمی اُمور عامہ مہیا نہ کر سکے تو اس صورت میں وہ خود ملازم رکھ لیا کریں ٭

دوسرے جو سرکاری پوسٹوں پر اچھے اچھے عہدوں پر ہمارے احمدی دوست ملازم ہیں۔ انہیں بھی اسبارے میں خاص توجہ کرنی چاہئیے کہ جہانتک ہو سکے اپنے بیکار بھائیوں کی وجہ معاش کی کوشش کریں قادیان کے صیغہ جات کے افسروں کو خصوصاً عرض کرتا ہوں کہ جب انہیں کسی ملازم کی ضرورت ہو۔ تو اُمور عامہ کے ذریعہ ملازم رکھیں ٭

زین العابدین ولی اللہ - ناظر اُمور عامہ قادیان

ممالکِ غیر کی خبریں

وائنا میں مظاہرے

پیرس - ۱۴ - جنوری - وائنا کی اطلاعات مظہر ہیں کہ مسلح کمیونسٹوں نے میونسپل کونسل توڑدی ہے - اور اعلان کیا ہے - کہ ہر آدمی کام کرے - اور کسی کی ذاتی جائداد نہیں ہوگی - ۱۸ - جنوری کو کاریگروں کا ایک مظاہرہ ہوگا - اور اگر فوراً سامان خورا ک بہم نہیں پہنچایا گیا - تو اندیشہ کیا جاتا ہے - کہ یہ مظاہرہ بولشویک پیشقدمی کا پیش خیمہ ہوگا ۔

شام میں شدید جنگ

لنڈن ۱۲ - جنوری - قاہرہ سے ۸ - جنوری کی ایک خبر موصول ہوئی ہے - کہ شام میں حالت بہت ہی نازک ہوگئی ہے - اور فرانسیسیوں اور شام کے والنٹیروں کے درمیان ایک سخت جنگ ہوئی ہے - جسمیں فریقین کا سخت نقصان ہوا ہے -

دمشق میں ایک قومی مدافعتی کمیٹی بنائی گئی ہے - جہاں فوجی خدمت لازمی کی گئی ہے - اور سپاہیوں (لڑنیوالوں) میں عورتیں بھی اپنا نام لکھا رہی ہیں - کمیٹی نے ایک اعلان کیا ہے کہ ہمارے معاملات میں کوئی خارجی مداخلت نہ ہونی چاہیئے - ہم اسے برا سمجھتے ہیں ۔

امریکہ اور جرمن

واشنگٹن - ۱۱ - جنوری - امریکہ نے جرمنی کو باقاعدہ اطلاع دی ہے کہ ہمارے اور تمہارے درمیان ابھی عارضی صلح ہے ۔

بولشویک لوٹ مار

لنڈن - ۱۰ - جنوری - ایک خاص کمیشن نے رپورٹ کی ہے کہ کوبان کے ایک علاقہ میں بولشویکوں نے ۹ کروڑ ۳۰ لاکھ روبل کی قیمت کا سامان تباہ کیا ہے - اور انچاس ہزار کھیت برباد کئے ہیں - اور جو اشیاء انہوں نے چھینی ہیں - انکی قیمت ساڑھے چار کروڑ روبل ہے ۔

بولشویکوں کا امریکہ سے اخراج

کوپن ہیگن - ۱۱ - جنوری - آج نہر کیل میں بوفورڈ نامی جہاز دو سو پچاس امریکہ سے خارج شدہ بولشویکوں سے لدا ہوا پہنچا - یہ جہاز بالٹسپورٹ کو جارہا ہے ۔

مجرمانِ جنگ کی فہرست

پیرس - ۹ - جنوری - لارڈ چانسلر لارڈ برکن ہیڈ اور اٹارنی جنرل نے اپنے فرانسیسی اطالین اور بلجیکن حلیفوں کی ایک کانفرنس منعقد کی ہے تاکہ ان مجرمانِ جنگ کی فہرست تیار کی جائے - جن کا مطالبہ کیا جاتا ہے - یہ معاملہ مشکل بھی ہے - اور نازک بھی - مشکل اسلئے کہ متضاد شہادتوں سے نتائج نکالنے ہیں اور نازک اس لئے کہ جرمنی کو بے انصافی کی شکایت کرنے کا کوئی موقعہ نہیں دینا چاہیئے ۔

برطانوی نیابت دو ہفتے تک پیرس میں ہی رہیگی ۔

عورتوں کی بین الاقوامی یادگار

لنڈن - ۱۰ - جنوری - خاتون محل جسپر تقریباً دس لاکھ پونڈ خرچ آئے گا - عورتوں کی خدمات جنگ کے متعلق بین الاقوامی یادگار ہوگی - جس کے لئے دریا پر پارلیمنٹ کے قریب ایک جگہ عارضی طور پر حاصل کیگئی ہے - اور ارادہ یہ ہے کہ ایسی عمارت بنائی جائیگی - جو عورتوں کی سرگرمی کے تمام پہلوؤں کی واقفیت بہم پہنچانے میں دنیا بھر میں واحد ہو ۔

میکسیکو میں زلزلہ

شہر میکسیکو - ۱۰ - جنوری - ویرا کروز کے شمال مغرب میں تازہ زلزلے آئے ہیں - ۸ دیہات میں بہت زور کا جھٹکا محسوس ہوا - اور برباد شدہ علاقہ میں ایک بڑی بھاری جھیل نمودار ہوگئی ہے - کریزابا کے کوہ آتش فشاں میں ایک نیا دہانہ پھوٹا ہے - جہاں پہاڑ کھل گیا ہے اور گندھک اور آگ اور سیال آتشین بڑی بڑی دور تک پھینک رہا ہے - گرد نواحی علاقہ میں کھلبلی مچی ہوئی ہے - ماہران کی رائے میں ایک آتش فشاں پہاڑ جس کو خاموش فرض کر لیا گیا تھا - وہ پھر سرگرم ہوگیا ہے اور یہی زلزلہ کا باعث ہے - پیوبلو کی ریاست میں جہاں بربادی چھائی ہے - ۳۰ ہزار مردہ نعشیں شمار کی گئی ہیں - بہت سے زخمی آدمی زلزلہ کے بعد فاقہ مستی سے مرگئے ۔

عراق عرب میں بے چینی

(بصرہ - ۱۴ - جنوری) ایک سرکاری اطلاع راوی ہے - کہ ابو کامل میں پھر فسادات ہوئے ہیں - جہاں ۱۱ - جنوری کو مخالف قبائل کی قلیل جماعتوں نے حملہ کیا تھا - قبائل کو نقصان پہنچا کر ہزیمت دی گئی - لیکن چند متمول تاجروں کے مکانات لوٹنے میں وہ کامیاب ہوگئے - جو غالباً ان کا بڑا مدعا تھا - اس حملہ میں قبائل کے جو دستے شامل ہوئے - ان کو ہوائی جہازوں نے تتر بتر کر دی - یہ قبائل میادین کی طرف پسپا ہوئے - اور ہماری ابو کامل کی جنگی چوکی کو کمک بھیجدی گئی ہے ۔

ہندوستان کی خبریں

لارڈ سنہا اور مسٹر باسو کی آمد

لارڈ سنہا اور مسٹر بھوپیندر ناتھ باسو جہاز نرالیا کے ذریعہ پنجشنبہ کے روز وارد بمبئی ہوئے - ان کا خیر مقدم پرتپاک ہوا وہ گورنمنٹ ہوس میں فروکش ہیں - لارڈ سنہا بے شمار تقریبوں سے فارغ ہو کر جمعہ کی رات کو بذریعہ سپیشل ٹرین بمبئی سے روانہ ہونیوالے تھے -

ڈیموکریٹ سے ضمانت

ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ الہ آباد نے پنڈت شام لال نہرو سے ڈیموکریٹ اخبار کیلئے جو عنقریب شائع ہونیوالا ہے - پریس ایکٹ کی رو سے دو ہزار کی ضمانت طلب کی ہے ۔

نارتھ ویسٹرن ریلوے سٹرائک

(لاہور ۱۶ - جنوری) بٹھنڈہ اور ضلع کے دیگر چھوٹے سٹیشنوں کے ہڑتالیوں نے غیر مشروط طور پر دوبارہ کام شروع کر دیا ہے مگر سہارنپور میں ابھی تک ہڑتال کے اثرات باقی ہیں - وہاں کے ملازمین کو اطلاع دیگئی کہ چونکہ تم بغیر چھٹی کے غیر حاضر رہے ہو - اور اس سے قوانین ملازمت کی خلاف ورزی ہوتی ہے - اسلئے اب تم ریلوے کے ملازم نہیں ہو - ملازمین نے خاموشی کے ساتھ ریلوے کوارٹر چھوڑ دیئے اور شہر میں چلے گئے - بحیثیت مجموعی لائن کی حالت آگے سے بہت اچھی ہے بہت سے آدمیوں نے ان وعدوں پر اعتماد کیا ہے جو نیک نیتی سے دیئے گئے ہیں - اور ایجنٹ کیساتھ گفت و شنید